احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 19- دسمبر 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 19- دسمبر 1998ء 29 شعبان 1419 ہجری- 19 فتح 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 284

## استقلال

حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا کام سب سے زیادہ پسند تھا۔ آپؐ نے فرمایا وہ کام جس پر دوام اختیار کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہی ہو۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب القصد والمداومہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دیکھو انسان اپنے دنیا کے معاملات میں جبکہ بے صبر نہیں ہوتا اور صبر و استقلال سے انجام کا انتظار کرتا ہے۔ پھر خدا کے حضور بے صبری لے کر کیوں جاتا ہے۔ کیا ایک زمیندار ایک ہی دن میں کھیت میں بیج ڈال کر اس کے پھل کاٹنے کے فکر میں ہو جاتا ہے یا ایک بچہ کے پیدا ہوتے ہی کہتا ہے کہ یہ اسی وقت جوان ہو کر میری مدد کرے۔ خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں اس قسم کی عجلت اور جلد بازی کی نظیریں اور نمونے نہیں ہیں۔ وہ سخت نادان ہے جو اس قسم کی جلد بازی سے کام لینا چاہتا ہے۔ اس شخص کو بھی اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھنا چاہئے۔ جس کو اپنے عیب عیب کی شکل میں نظر آ جاویں' ورنہ شیطان بدکاریوں اور بداعمالیوں کو خوش رنگ اور خوبصورت بنا کر دکھاتا ہے۔ پس تم اپنی بے صبری کو چھوڑ کر صبر اور استقلال کے ساتھ خدا تعالیٰ سے توفیق چاہو اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ بغیر اس کے کچھ نہیں ہے۔ جو شخص اہل اللہ کے پاس اس غرض سے آتا ہے کہ وہ پھونک مار کر اصلاح کر دیں' وہ خدا پر حکومت کرنی چاہتا ہے۔ یہاں تو محکوم ہو کر آنا چاہئے۔ ساری حکومتوں کو جب تک چھوڑتا نہیں' کچھ بھی نہیں بنتا۔ جب بیمار طبیب کے پاس جاتا ہے تو وہ اپنی بہت سی شکائتیں بیان کرتا ہے۔ مگر طبیب شناخت اور تشخیص کے بعد معلوم کرلیتا ہے کہ اصل میں فلاں مرض ہے۔ وہ اس کا علاج شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح سے تمہاری بیماری بے صبری کی ہے۔ اگر تم اس کا علاج کرو' تو دوسری بیماریاں بھی خدا چاہے تو رفع ہو جائیں گی۔ ہمارا تو یہ مذہب ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے کبھی مایوس نہ ہو۔ اور اس وقت تک طلب میں لگا رہے کہ جب تک غرغرہ شروع ہو جاوے۔ جب تک اپنی طلب اور صبر کو اس حد تک نہیں پہنچاتا' انسان بامراد نہیں ہو سکتا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 528 تا 529)

## رمضان میں درس القرآن

○ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس القرآن روزانہ (ماسوائے جمعہ) لائیو ٹیلی کاسٹ ہوا کرے گا۔ یہ درس 21۔ دسمبر 98ء سے پاکستان کے وقت کے مطابق ساڑھے چار بجے شام لائیو ٹیلی کاسٹ ہو گا۔ جملہ احباب کرام کثرت سے استفادہ فرمائیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

## وقفِ جدید

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ

کوشش یہ ہونی چاہئے کہ تعداد زیادہ ہو کثرت کے ساتھ احمدی بچے عورتیں اور مرد اس میں شامل ہوں۔

(ناظم مال وقف جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

## کامیابی کے حصول کے لئے استقلال ضروری ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

انسانوں میں سے بہت سے انسان سست بھی ہوتے ہیں۔ نکمے بھی ہوتے ہیں۔ بے استقلال بھی ہوتے ہیں اور بے ہمت بھی ہوتے ہیں اور ان برے خصائل کے خلاف واعظ لوگ لوگوں کو بہت کچھ کہتے سنتے بھی رہتے ہیں اور ان سے بچنے کی طرف متوجہ بھی کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اصل ہوشیاری۔ اصل ہمت اور کام کرنے کی طاقت و قوت کسے کہتے ہیں اور اس سے کیا مراد ہے؟ اس سے بہت کم لوگ آشنا ہوتے ہیں۔ اسی لئے بعض لوگ غلطی سے بعض باتوں کا نام ہمت ہوشیاری اور کام کرنے کی عملی طاقت رکھ لیتے ہیں۔ لیکن درحقیقت وہ عملی طاقت و قوت بہت بڑی چیزیں ہیں اور ان کا حاصل کرنا یا اپنے اندر پیدا کرنا کوئی چھوٹی سی بات نہیں کیونکہ یہ بڑے صبر اور بڑی محنت کو چاہتی ہیں۔

بہت سے لوگ دنیا میں بعض وقتوں میں بڑے چوکس اور ہوشیار بھی ہوتے ہیں مگر باوجود اس کے وہ چوکس اور ہوشیار نہیں ہوتے بعض لوگ بعض وقتوں میں بڑے جوش سے کام کرتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے ان کا وہ فعل اس امر پر دلالت نہیں کرتا۔ کہ وہ بڑے ہمت والے اور اولوالعزم ہیں۔ اور نہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کے اندر عملی طور پر کام کرنے کی طاقت اعلیٰ حد تک پہنچی ہوئی ہے۔ کیونکہ ان کے تمام کام ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے ہانڈی کا ابال' ہانڈی جب چولہے پر چڑھی ہو تو اس میں ابال آتا ہے۔ مگر وہ ابال قائم رہنے والی چیز نہیں ہوتی۔ ذرا ڈھکنا اتارو۔ وہیں بیٹھ جاتا ہے تو وہ اعمال جو ان کی ہمت چستی اور ہوشیاری پر یا ان کے اندر عملی طاقت کے موجود ہونے پر بظاہر دلالت کرتے ہیں درحقیقت ہنڈیا کے ابال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ میرے خیال میں تو دنیا میں کوئی بھی ایسا انسان نہیں جس پر کسی نہ کسی وقت جوش اور چستی کی حالت نہ گذرتی ہو۔ جس طرح ہر وہ ہنڈیا جو آگ پر رکھی جاتی ہے ابلتی ہے اسی طرح ہر وہ انسان جو دنیا میں کام کرتا ہے کبھی نہ کبھی جوش دکھاتا ہے لیکن باوجود اس کے نہیں کہہ سکتے کہ وہ بڑا کام کرنے والا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس کا جوش وقتی ہے۔ وقتی جوش بے شک ایک حد تک مفید ہوتا ہے اور اکثر کام دے جاتا ہے لیکن اس سے وہ نتائج نہیں نکل سکتے۔ جو استقلال کے ساتھ کام کرنے سے نکلتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح جو نتائج نکلتے ہیں وہ وقتی جوش کی نسبت بہت بڑے ہوتے ہیں۔

(خطبات جمعہ جلد اول ص 418)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

# نقشہ سحر و افطار رمضان المبارک ربوہ 99-1998ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتب کردہ۔ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ ۔ ربوہ

نوٹ:۔ ربوہ میں طلوع اور غروب آفتاب لاہور سے 6 منٹ بعد ہوتا ہے جو مذکورہ اوقات میں شامل ہے

| وقتِ افطار | | وقتِ سحر | | دسمبر 98ء | ایام | رمضان |
|---|---|---|---|---|---|---|
| 5 | 10 | 5 | 34 | 20 | اتوار | 1 |
| 5 | 11 | 5 | 34 | 21 | پیر | 2 |
| 5 | 11 | 5 | 35 | 22 | منگل | 3 |
| 5 | 12 | 5 | 35 | 23 | بدھ | 4 |
| 5 | 12 | 5 | 36 | 24 | جمعرات | 5 |
| 5 | 13 | 5 | 36 | 25 | جمعہ | 6 |
| 5 | 13 | 5 | 37 | 26 | ہفتہ | 7 |
| 5 | 14 | 5 | 37 | 27 | اتوار | 8 |
| 5 | 15 | 5 | 38 | 28 | پیر | 9 |
| 5 | 15 | 5 | 38 | 29 | منگل | 10 |
| 5 | 16 | 5 | 39 | 30 | بدھ | 11 |
| 5 | 17 | 5 | 39 | 31 | جمعرات | 12 |
| 5 | 18 | 5 | 40 | یکم جنوری | جمعہ | 13 |
| 5 | 18 | 5 | 40 | 2 | ہفتہ | 14 |
| 5 | 19 | 5 | 40 | 3 | اتوار | 15 |

| وقتِ افطار | | وقتِ سحر | | جنوری 99ء | ایام | رمضان |
|---|---|---|---|---|---|---|
| 5 | 19 | 5 | 40 | 4 | پیر | 16 |
| 5 | 20 | 5 | 41 | 5 | منگل | 17 |
| 5 | 21 | 5 | 41 | 6 | بدھ | 18 |
| 5 | 21 | 5 | 41 | 7 | جمعرات | 19 |
| 5 | 22 | 5 | 41 | 8 | جمعہ | 20 |
| 5 | 23 | 5 | 41 | 9 | ہفتہ | 21 |
| 5 | 24 | 5 | 41 | 10 | اتوار | 22 |
| 5 | 25 | 5 | 41 | 11 | پیر | 23 |
| 5 | 26 | 5 | 41 | 12 | منگل | 24 |
| 5 | 27 | 5 | 41 | 13 | بدھ | 25 |
| 5 | 28 | 5 | 41 | 14 | جمعرات | 26 |
| 5 | 29 | 5 | 40 | 15 | جمعہ | 27 |
| 5 | 30 | 5 | 40 | 16 | ہفتہ | 28 |
| 5 | 31 | 5 | 40 | 17 | اتوار | 29 |
| 5 | 32 | 5 | 40 | 18 | پیر | 30 |

وہ عاشقوں کے لئے بیقرار ہیں خود بھی
وہ بے قرار دلوں کو قرار دیتے ہیں
کسی کا قرض نہیں رکھتے اپنے سر پر وہ
جو ایک دے انہیں اس کو ہزار دیتے ہیں

عطاء و بخشش و انعام کی کوئی حد ہے
جسے بھی دیتے ہیں وہ بیشمار دیتے ہیں
جو ان کے واسطے ادنیٰ سا کام کرتا ہے
وہ دِین و دُنیا کو اس کی سُدھار دیتے ہیں

(کلام محمود)

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# رمضان کا مہینہ نفس کو پاک کرنے کے لئے خاص اثر رکھتا ہے

## جماعت کے احباب اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں

از حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

رمضان کا مبارک مہینہ قریب آرہا ہے۔ بلکہ شاید اس مضمون کے شائع ہونے تک وہ شروع ہو چکا ہو۔ یہ مہینہ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ یک خاص مبارک مہینہ ہے۔ جس کے متعلق للہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں اس مہینہ میں اپنے بندوں کے بہت زیادہ قریب ہو جاتا ہوں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس مہینے میں خصوصیت سے عبادت اور ذکر الٰہی پر زور دیا جاتا ہے۔ کیونکہ علاوہ روزوں کے جو خود اپنے اندر ایک نہایت درجہ مبارک عبادت کا رنگ رکھتے ہیں۔ رمضان کے مہینہ میں نوافل اور قرآن خوانی۔ اور دعاؤں اور دیگر رنگ میں ذکر الٰہی پر خاص زور دیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس مہینے کو اللہ تعالیٰ کی نظر میں بہت بڑی برکت اور فضیلت حاصل ہے۔

پس سب سے پہلے تو میں احباب سے یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اس مہینے کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور اس حقیقت کو سمجھ کر ان مبارک ایام کو اس رنگ میں گزاریں جس رنگ میں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا منشاء ہے۔ کہ انہیں گزارا جائے۔ یعنی

**اول** سوائے اس کے کہ کسی شخص کو کوئی شرعی عذر ہو۔ سارے مہینے کے روزے پورے کئے جائیں اور روزہ رکھنے میں روزے کی اس مبارک حقیقت کو مد نظر رکھا جائے۔ جو دین نے بیان کی ہے۔ تاکہ روزہ صرف بھوکے اور پیاسے رہنے تک محدود نہ ہو۔ بلکہ ایک زندہ روحانی حقیقت اختیار کرے۔

**دوسرے** یہ کہ رمضان کے مہینے میں تراویح کی نماز کو بالالتزام ادا کیا جائے۔ جس کے لئے بہتر وقت تو سحری کا ہے۔ مگر بطریق تنزل نماز عشاء کے بعد بھی وہ ادا کی جاسکتی ہے۔

**تیسرے** یہ کہ اس مہینے میں تلاوت قرآن مجید پر خاص زور دیا جائے۔ اور اس بات کی خاص کوشش کی جائے۔ کہ کم از کم ایک دور گھر پر مکمل ہو جائے۔

**چوتھے** یہ کہ رمضان کے مہینے میں دعاؤں پر خاص طور پر زور دیا جائے۔ دعا علاوہ ایک اعلیٰ درجہ کی عبادت ہونے کے حصول مطالب کے لئے بھی ایک بہترین ذریعہ ہے دعاؤں میں سب سے مقدم احمدیت کی ترقی کے سوال کو رکھنا چاہئے۔ اس کے بعد ذاتی دعائیں بھی کی جائیں۔

**پنجم** یہ کہ اس مہینے میں خاص طور پر صدقہ و خیرات پر زور دینا چاہئے۔ کیونکہ صدقہ و خیرات کو ردِ بلا اور حصول ترقیات میں بہت بڑا دخل حاصل ہے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ اگر ہمارے دوست رمضان کے مبارک مہینے میں مندرجہ بالا پانچ باتوں کا خیال رکھیں۔ اور رسم کے طور پر نہیں بلکہ دل کے اخلاص اور خشوع کے ساتھ ان باتوں کو اختیار کریں۔ تو وہ انشاء اللہ تعالیٰ عظیم الشان روحانی فوائد سے متمتع ہو سکتے ہیں۔

## ایک کمزوری دور کرنے کا عہد

اس کے علاوہ میں اس سال پھر وہ تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ جو میں بعض گزشتہ سالوں میں کرتا رہا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہمارے دوست اس رمضان کے مہینے میں اپنی کسی ایک کمزوری کو مد نظر رکھ کر اسے دور کرنے اور اس سے مجتنب رہنے کا خدا کے ساتھ پختہ عہد باندھیں۔ تاکہ جب رمضان ختم ہو۔ تو وہ کم از کم اپنے ایک نقص سے کلی طور پر پاک ہو چکے ہوں۔

یہ تحریک حضرت مسیح موعود نے فرمائی تھی۔ اور خدا کے فضل سے تطہیر نفس کے لئے بہت مفید اور بابرکت ہے۔

چونکہ بعض دوست اپنے نفس کے محاسبہ کی عادت نہیں رکھتے۔ اور اپنے اندر کمزوریاں رکھتے ہوئے بھی ان کی توجہ اس بات کی طرف مبذول نہیں ہوتی۔ کہ ہمارے اندر کیا کیا کمزوریاں ہیں۔ جنہیں ہمیں دور کرنا چاہئے اس لئے ایسے دوستوں کی رہنمائی کے لئے ایک مختصر فہرست ذیل میں ان کمزوریوں کی درج کی جاتی ہے۔ جو آج کل عام طور پر لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ ہمارے دوستوں کو چاہئے۔ کہ اپنے نفسوں کا محاسبہ کر کے ان کمزوریوں میں سے جو کمزوریاں ان میں پائی جاتی ہوں۔ ان میں سے کسی ایک کو چن کر اس کے متعلق اپنے دل میں خدا تعالیٰ کے ساتھ پختہ عہد باندھیں۔ کہ وہ اس کے فضل اور توفیق کے ساتھ آئندہ اس کمزوری سے کلی طور پر مجتنب رہیں گے۔

کمزوریوں کی فہرست درج ذیل ہے۔

1۔ فرض نماز میں سستی

2۔ نماز باجماعت میں سستی

3۔ امام الصلوۃ سے کسی بات پر لڑ کر اس کے پیچھے نماز ترک کر دینا۔

4۔ نماز کے لئے طہارت وغیرہ کے معاملہ میں بے احتیاطی کرنا۔

5۔ سنت نماز کی ادائیگی میں سستی

6۔ تہجد کی نماز میں سستی

7۔ روزہ رکھنے میں سستی، یعنی بغیر واجبی عذر کے یونہی کسی بہانے پر روزہ ترک کر دینا۔

8۔ جو روزے کسی عذر پر چھوڑے جائیں۔ بعد میں ان کو پورا کرنے یا فدیہ دینے میں سستی

9۔ صاحب نصاب ہونے کے باوجود زکوۃ ادا کرنے میں سستی

10۔ اس بات کی تحقیق اور جستجو کرنے میں سستی کہ آیا میں صاحب نصاب ہوں یا نہیں۔

11۔ جماعت کے مقررہ چندوں کو شرح کے مطابق ادا کرنے میں سستی

12۔ جماعت کے چندوں کو باقاعدہ بروقت ادا کرنے میں سستی

13۔ وصیت کی طاقت رکھنے کے باوجود وصیت کرنے میں سستی

14۔ یہ جانتے ہوئے کہ میرے مرنے کے بعد وصیت کی ادائیگی میں تنازع پیدا ہو سکتا ہے۔ اپنی زندگی میں وصیت ادا کر دینے یا اس کی ادائیگی کا پختہ انتظام کر دینے میں سستی۔

15۔ باوجود اس بات کی طاقت رکھنے کے وصیت کا اعلیٰ درجہ اختیار کرنے میں ستی۔

16۔ دعوت الی اللہ کا فرض ادا کرنے میں سستی۔

17۔ اپنے اہل و عیال اور ہمسایوں اور دوستوں کی تربیت کی طرف خاطر خواہ توجہ دینے میں سستی۔

18۔ اپنے گھر میں درس قرآن کریم یا درس کتب حضرت مسیح موعود کے جاری کرنے یا جاری رکھنے میں سستی۔

19۔ اپنے بچوں کو نماز کی عادت ڈالنے اور اپنے ساتھ بیت الذکر میں لانے میں سستی۔

20۔ مقامی جماعت کے کاموں میں خاطر خواہ حصہ اور دلچسپی لینے میں سستی

21۔ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی خاطر خواہ اطاعت کرنے میں بے پروائی اور بے احتیاطی

22۔ باوجود طاقت رکھنے کے مرکز میں بار بار آنے اور خلافت اور مرکز کے فیوض سے مستفیض ہونے میں سستی

23۔ باوجود طاقت رکھنے کے الفضل اور دیگر مرکزی اخبارات و رسائل منگوانے میں سستی۔

24۔ فتنہ پردازوں اور منافق طبع لوگوں سے فتنہ اور نفاق کی باتیں سننے کے باوجود ان کے متعلق رپورٹ کرنے کے معاملہ میں سستی اور بے پروائی یا لحاظ داری۔

25۔ رشتہ داری یا دوستی وغیرہ کی وجہ سے سچی شہادت دینے میں تامل کرنا

26۔ جھوٹ بولنا

27۔ دوسروں پر جھوٹے افترا باندھنا

28۔ بیکاری یعنی باوجود اس کے کہ کام کی ہمت اور اہلیت ہو۔ اس خیال سے کہ فلاں کام ہماری شان کے خلاف ہے۔ یا اس میں معاوضہ کم ملتا ہے۔ اپنے مفید اوقات کو بیکاری میں ضائع کر دینا۔

29۔ باوجود فارغ وقت رکھنے کے اور اپنی خدمات کو آنریری طور پر سلسلہ کے لئے پیش کر دینے کے قابل ہونے کے بیکاری میں وقت گزارنا۔

30۔ بدنظری

31۔ انسانی قوت کا غلط استعمال

32۔ پردے کی حدود کو توڑنا

33۔ بدمعاملگی یعنی کسی سے روپیہ لے کر یا کوئی چیز لے کر روپیہ یا چیز کی قیمت وقت پر ادا نہ کرنا۔ اور کمزور اور جھوٹے عذروں پر ادائیگی کو ٹالتے جانا۔

34۔ بدزبانی یعنی غصہ میں آکر خلاف تہذیب اور خلاف اخلاق الفاظ استعمال کرنا۔

35۔ حقہ نوشی۔ یا سگریٹ نوشی

36۔ تمباکو کے دیگر ضرر رساں استعمالات یعنی پان میں تمباکو کھانا یا نسوار استعمال کرنا وغیرہ

37۔ موجودہ تہذیب سے متاثر ہو کر دینی شعار کے خلاف داڑھی منڈانا

38۔ حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف رشتہ کرنا

39۔ مرکز کی اجازت کے بغیر (۔) رشتہ لینا

40۔ سلسلہ کی تعلیم کے خلاف جنازہ پڑھنا

41۔ باوجود حج کی طاقت رکھنے اور دیگر شرائط کے پورا ہونے کے حج میں سستی کرنا۔

42۔ ماں باپ کی خدمت اور فرمانبرداری میں سستی کرنا

43۔ بیوی کے ساتھ بدسلوکی اور سختی سے پیش آنا یا عورت کی صورت میں خاوند کے ساتھ بدسلوکی اور تمرد سے پیش آنا۔ اور خاوند کی خدمت میں سستی کرنا۔

44۔ رشوت لینا

45۔ رشوت دینا

46۔ فرائض منصبی کے ادا کرنے میں بددیانتی یا سستی کرنا

47۔ شراب پینا یا دیگر منشی اشیاء کا استعمال کرنا

48۔ سود لینا یا دینا

اس زمانہ میں سود کے معاملہ میں بہت غلط فہمیاں پیدا کی جارہی ہیں۔ اور جھوٹے بہانوں کی آڑ میں ایسے لین دین کو جائز قرار دیا جارہا ہے۔ جو حقیقتاً سود کا رنگ رکھتا ہے۔

49۔ یتامیٰ کے مال میں خیانت یا بے جا تصرف کرنا

50۔ یتیموں کی پرورش میں سستی یا بے احتیاطی کرنا

51۔ نوکروں کے ساتھ ناواجب سختی اور ظلم سے پیش آنا

52۔ مقدمہ بازی کی عادت یعنی بات بات پر مقدمہ کھڑا کر دینے کی عادت یا دیگر بہتر ذرائع سے فیصلہ کا رستہ کھلا ہونے کے باوجود مقدمہ کا طریق اختیار کرنا

53۔ سستی اور کاہلی یعنی اپنے وقت کی قیمت کو نہ پہچانتے ہوئے اپنے کام میں سستی اور کاہلی کا طریق اختیار کرنا

54۔ فضول خرچی یعنی اپنی آمد سے اپنے خرچ کو بڑھا لینا

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم حبیب الرحمان زیروی صاحب

## ایک واقف زندگی - مخلص خادم سلسلہ

# محترم صوفی خدا بخش زیروی صاحب

والد محترم صوفی خدا بخش صاحب کا آبائی وطن دولت پورہ تحصیل موگا ضلع فیروزپور (بھارت) تھا۔ دادا کا نام میاں فتح الدین تھا۔ اور آپ کے والد کا نام میاں گوہر الدین زیروی تھا۔ والدہ کا نام امام بی بی تھا۔ ان کے پہلے دو بچے فوت ہو گئے تو امام بی بی صاحبہ کے والد صاحب میاں نظام الدین صاحب نے جنگل میں جا جا کر دعائیں کیں جس کے بعد یکم مارچ 1911ء کو محترم صوفی صاحب کی پیدائش ہوئی اور خدا بخش نام رکھا گیا۔ قرآن شریف والدہ سے اور اردو اور حساب وغیرہ والد صاحب سے پڑھا۔

## قبول احمدیت

محترم صوفی صاحب نے 1928ء میں بیعت کی اس وقت آپ کی عمر 17 سال تھی۔ بچپن میں احمدیت کی مخالفت کا یہ حال تھا کہ سکول میں ایک احمدی عربی ٹیچر آئے تو دوسرے لڑکوں کے ساتھ مل کر کہہ دیا کہ ہم نے مرزائی ٹیچر سے نہیں پڑھنا۔ تاہم 1927ء میں جب بدباطن ہندوؤں نے کتب کے علاوہ ورتمان اخبار میں انتہائی دل آزار مضامین لکھے تو مسلمانوں میں اتحاد بین المسلمین کی رو چل پڑی۔ چنانچہ صوفی صاحب نے بعض دوستوں سے مل کر زیرہ میں بھی اتحاد بین المسلمین کی رو چلائی۔ ایک اجتماعی جلسہ کروا کے تمام فرقوں کو اس میں مدعو کیا قادیان سے حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب بھی تشریف لائے۔ ان سے صوفی صاحب بہت متاثر ہوئے۔ دسمبر 1927ء میں صوفی صاحب کے ایک دوست نے فیصلہ کیا کہ قادیان جا کر وہاں کے حالات دیکھنے چاہئیں۔ وہ دوست تو نہ جا سکے صوفی صاحب گئے اور وہاں سے نہایت نیک اثر لے کر لوٹے۔ اگرچہ ابھی بیعت نہیں کی۔ اس کے بعد انہوں نے اور ان کے چھوٹے بھائی کریم بخش زیروی صاحب نے بیت احمدیہ زیرہ میں نمازیں ادا کرنی شروع کر دیں۔ اور احمدیت کا نیک اثر دل پر راسخ ہونا شروع ہو گیا۔ مارچ 1928ء میں میٹرک کا امتحان دیا اور گرمی کی رخصتوں میں قادیان آ گئے تاکہ مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم حاصل کی جائے۔ یہاں 20۔ اگست 1928ء کو یہ پاکیزہ روح احمدیت کی آغوش میں آ گئی۔

## خدمت دین

محترم صوفی خدا بخش عبد زیروی صاحب نے 37 سال کی عمر میں اپنی زندگی خدا کی راہ میں وقف کی۔ اس وقت آپ سرکاری ملازمت میں تھے۔ یہ 15۔ اگست 1948ء کی بات ہے۔ آپ نے سرکاری ملازمت سے استعفیٰ دے دیا۔ ساڑھے چھ سال تحریک جدید کے دفاتر میں واقف زندگی کارکن کے طور پر کام کرتے رہے۔ بعد ازاں آپ کو عملہ میں تخفیف کی وجہ سے فارغ کیا گیا۔ اگلے ہی روز یکم مئی 1955ء سے آپ نے خدمات دین کے اس سلسلہ کو صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت کے ذریعے شروع کر دیا۔ یہاں آپ کی خدمات کا سلسلہ دو سال نو ماہ جاری رہا۔ 1958ء میں جب حضرت مصلح موعود نے اپنے دور خلافت کی آخری تحریک "وقف جدید" کا اجراء فرمایا تو محترم صوفی صاحب نے اس میں خدمت کے لئے خود کو پیش کرنے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے اس کو قبول فرمایا چنانچہ 9 فروری 1958ء سے آپ وقف جدید میں منتقل ہو گئے جہاں پر آپ نے نائب ناظم مال کے عہدے پر 72 سال کی عمر میں 30۔ اپریل 1977ء کو فراغت حاصل کی پھر بعد ریٹائرمنٹ کام کرتے رہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ایک ادارے سے دوسرے ادارے میں منتقل ہوتے وقت ایک دن بھی آپ نے وقفہ نہیں پڑنے دیا۔ اس طرح مسلسل 45 سال خدمت دین کا یہ سلسلہ بھرپور انداز میں جاری رہا۔

## زھد و غناء

ابا جان کو ہم نے بہت قریب سے دیکھا کہ دنیاوی اموال یا پرکشش مادی آسائشوں سے کبھی مرعوب نہیں ہوئے نہ ہی کبھی مالی لحاظ سے آسودگی کے پیچھے بھاگے۔ سرکاری ملازمت چھوڑ کر زندگی وقف کرنے کے بعد ملنے والے مختصر الاؤنس پر بہت خوش تھے۔ 1955ء میں تخفیف عملہ کے سبب تحریک جدید سے فارغ کئے گئے تو ایک سو بیس روپے ماہوار الاؤنس ملتا تھا۔ ہماری والدہ نے زور دیا کہ کہیں باہر چلے جائیں اور زیادہ آمد والی کوئی ملازمت اختیار کر لیں تاکہ بچوں کی پڑھائی بھی ہو سکے۔ آپ نے دو ٹوک انداز میں کہا کہ میں نے تو زندگی وقف کی ہے اور ہر حال میں سلسلہ کی خدمت کا عزم و ارادہ ہے۔ چنانچہ ربوہ میں ہی صدر انجمن احمدیہ میں ساٹھ روپے ماہوار پر سروس ملی اور خدا نے آپ کے اس زھد و غناء کو قبول کرتے ہوئے بہت برکت دی یہاں تک کہ سارے بچوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور آپ کو اس لحاظ سے غیر معمولی اطمینان حاصل ہوا۔

## خدمت کا شوق

محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکتوب محررہ 91-12-3 بنام محترم ابا جان میں تحریر فرمایا۔

"امید ہے آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہوں گے۔ طوالو کے نزدیک ایک جزیرہ Vanuatu میں حال ہی میں خدا تعالیٰ کے فضل سے نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ وہاں پر (دعوت الی اللہ) اور تربیت کا بہت بڑا موقعہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر آپ جانے کے لئے تیار ہوں تو آپ کو خاص طور پر وہاں بھجوایا جائے۔ آپ وہاں جا کر بیٹھ جائیں اور دعائیں کریں اور اس سارے جزیرہ کو (۔) احمدیت کے نور سے منور کر دیں۔"

اس کے بعد 1991ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان میں حضور نے زبانی بھی ارشاد فرمایا اور ابا جان نے بلا تامل لبیک کہا کچھ دفتری مشکلات کے سبب ابا جان اس جزیرہ پر جا تو نہ سکے مگر دن رات وہاں کے لئے اللہ کے حضور دعائیں کئی سال تک برابر کرتے رہے۔ اس تقرری کی یاد میں حضور کے ساتھ ایک فوٹو میں ابا جان بھی دیگر مربیان کے ہمراہ کھڑے ہیں۔

## جلسہ سالانہ میں شمولیت

جب سے احمدیت میں داخل ہوئے ہر سال جلسے میں شمولیت کرتے رہے۔ 1984ء میں جب ہمارے آقا لندن تشریف لے گئے تو جلسہ سالانہ میں شمولیت کا وہی بے پایاں شوق تھا جس کی وجہ سے ہر سال لندن جانے کی کوشش کرتے اور خدا تعالیٰ غیب سے سامان فرما دیتا اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے گیارہ دفعہ لندن کے جلسہ میں شامل ہوئے۔

جلسہ میں شمولیت کے پیچھے دراصل تڑپ' خلیفہ وقت سے ملاقات کی ہوتی اور اسی کا حوالہ دیتے ہوئے خود بھی دعائیں کرتے۔ حضور کو بھی لکھتے اور دوسروں سے بھی دعائیں کراتے اور پھر جا پہنچتے۔ سال بھر حضور سے ملاقات اور آقا کی باتوں کے چرچے رہتے اور اگلا جلسہ آنے پر پھر حاضر ہو جاتے۔

## دعا کا اثر

جلسہ سالانہ U.K میں خدا تعالیٰ کے فضل سے گیارہ بار شمولیت کا موقع ملا۔ خواہ پاسپورٹ نہ ہو ویزہ نہ ہو اخراجات بالکل نہ ہوں لیکن دعاؤں میں لگ جاتے اور کامل یقین ہوتا تھا کہ انہوں نے ضرور جانا ہے۔ خدا تعالیٰ کا ان کے ساتھ سلوک بھی ایسا تھا کہ ضرور غیب سے بہترین انتظام ہو جاتا۔ 1992ء میں تو ایسا بھی ہوا کہ جلسہ سالانہ سے چند دن قبل پاسپورٹ پانی سے خراب ہو گیا اور شناختی کارڈ گم گیا۔ برٹش ایمبیسی والوں نے ویزا دینے سے انکار کر دیا لیکن آپ پر امید تھے کہ یہ ہو نہیں سکتا کہ میں لندن نہ جاؤں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے دو دن میں ہی نیا پاسپورٹ بنا شناختی کارڈ بنا ویزہ ملا اور وہ لندن کے لئے روانہ ہو گئے۔

فضل عمر ہسپتال میں یادگاری بیت کی تجویز آپ نے حضرت المصلح الموعود کی خدمت میں پیش کی کہ جہاں حضرت المصلح الموعود نے پہلی نماز ادا کی اس جگہ کو محفوظ ہونا چاہئے تجویز منظور ہونے پر اس جگہ کی نشاندھی اور اس کی حد بندی کی توفیق بھی آپ کو ملی۔ اور اس جگہ نہایت خوبصورت بیت الذکر کی تعمیر عمل میں آئی۔

## اہل خانہ کو نماز کی تاکید

خدا کے فضل سے گرمی سردی خشکی تری ہر طرح کے موسم میں ابا جان نمازوں کے پابند تھے۔ فجر سے پہلے ایک ایک فرد کو بار بار پکار کر پھر ہلا کر بہرحال اٹھا دیتے کہ نماز کا وقت ہے۔ نماز پڑھو۔ اس سلسلہ میں کوئی امتیاز نہیں ہوتا تھا کہ سویا ہوا کون ہے۔ خواہ کوئی مہمان ہو یا چھوٹا بڑا کوئی اور' داماد ہو بہو ہو پوتا پوتی نواسا نواسی کوئی مستثنیٰ نہیں تھا۔ گھر میں آنے جانے والے تمام عزیزوں کو ابا جان کی اسی مستقل عادت کا علم تھا۔

اسی طرح دیگر نمازوں کے اوقات میں سب کو متوجہ کرتے۔ اگر کسی وجہ سے جماعت کے ساتھ نماز نہ ملتی تو سب اہل خانہ کو حکم دیتے کپڑے بچھاؤ۔ صفیں بناؤ اور پھر نماز باجماعت پڑھا دیتے۔ دورے پر جاتے ہوئے اپنے کسی دوست شیخ رحمت اللہ صاحب یا کسی اور کو تاکید کر جاتے اور وہ دوست فجر کے لئے آ کر بیدار کر جاتے۔ دعا کروانے اور کرنے کے انتہائی مشتاق تھے اس بارہ میں خاکسار نے انتہائی قریب سے مشاہدہ کیا ان کے ساتھ دعاؤں اور دیگر عبادات میں خدا تعالیٰ کے فضل سے شامل ہونے کا کافی موقعہ ملا۔ دعا جب مرضی جتنی دیر مرضی اور جہاں مرضی کروالیں بعض اوقات تو رات کو بار بار جگا کر بھی دعائیں کروائیں ہمیشہ خوش ہوتے کہ بچوں کا رجحان دعاؤں کی طرف ہے۔ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں تفصیلی خط لکھنے کی عادت تھی اور بچوں سے بھی بار بار خطوط لکھنے کی پابندی کرواتے۔

## دعا کی برکت

آپ نے تقریباً 45 سال جماعتی عہدوں پر کام کیا ریٹائرمنٹ کے موقع پر بعض قواعد کی وجہ سے آپ کو پنشن نہیں ملی تھی۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا "اللہ تعالیٰ فضل کرے" تھوڑے عرصہ بعد ان کی تین مرلہ زمین جو کہ گولبازار میں تھی U.B.L والوں نے بینک کے لئے لے لی اور تعمیر کا تمام خرچ بھی پیشگی ادا کر دیا۔ آپ نے سنگ بنیاد کے لئے اینٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے دعا کروائی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے (قبل از خلافت 1978) میں سنگ بنیاد رکھوایا اور دعا کروائی اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی برکت ڈالی کہ اس کے بعد آپ کو پنشن سے کئی گنا زیادہ آمد شروع ہو گئی اور آپ کو پھر کبھی مالی تنگی نہیں ہوئی بلکہ پنشن تو وفات تک جاری رہتی ہے۔ اس کی آمد وفات کے بعد اولاد کے لئے بھی جاری

باقی صفحہ (۱) پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض محمود باجوہ صاحب

# شذرات

## اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

### انقلاب یا انارکی

شاہنواز فاروقی صاحب اپنے ایک نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اس امر پر اتفاق رائے پیدا ہو چکا ہے کہ ملکی حالات انتہائی خراب ہو چکے ہیں' ہمارے سامنے ایک ایسی بدامنی اور دہشت گردی کا منظر ہے کہ جس کی ہماری پچاس سالہ تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ گرانی کا ایسا طوفان آیا ہوا ہے جس کی نظیر ڈھونڈے سے بھی تلاش نہیں کی جا سکتی۔ حکمرانوں کی نااہلیت ' نااہلیتوں کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑے دے رہی ہے۔ معیشت ڈوب رہی ہے' ملک کے طول و عرض میں لسانیتوں کے جھگڑے چل رہے ہیں' کشمیر پر سودے بازی ہو رہی ہے' ایٹمی پروگرام خطرے میں دکھائی دے رہا ہے۔ اس کے باوجود سرکاری ذرائع ابلاغ قوم کو بتا رہے ہیں کہ وزیر اعظم میاں نواز شریف کی مدبرانہ اور انقلابی قیادت میں ملک ترقی و خوشحالی کی راہ پر گامزن ہو چکا ہے۔ ان حالات و واقعات کے تناظر میں انقلاب کے امکان اور انارکی کے اندیشے سمیت کئی اہم سوالات اٹھائے جا رہے ہیں' یہ تمام سوالات اہم ہیں تاہم ان میں سب سے اہم سوال یہ ہے کہ حالات کی اس حد تک خرابی کے باوجود عوام میں وہ بیداری کیوں نظر نہیں آ رہی جو اس قسم کے حالات کے نتیجے میں از خود پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ عوام میں وہ تحرک کیوں دکھائی نہیں دے رہا جس کی بجا طور پر توقع کی جا سکتی ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عوام کا ردعمل اچانک سامنے آئے گا۔ کوئی واقعہ' کوئی حادثہ اس کی بنیاد بن جائے گا اور پھر ملک گیر ردعمل کی ایک واضح صورت ابھر آئے گی۔ اس قسم کے امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ تاریخ میں بارہا ایسا ہوا ہے کہ انقلاب سے کچھ عرصہ پہلے تک بظاہر یہی محسوس ہوتا تھا کہ معاملات جوں کے توں رہیں گے لیکن پھر یکایک منظر بدل کر رہ گیا لیکن اس امکان کو تسلیم کرتے ہوئے بھی یہ سوال اٹھایا جا سکتا ہے کہ حالات کی انتہائی خرابی کے باوجود ہمارے عوام پر نیم بیداری و نیم غنودگی اور زبانی تحرک اور عملی عدم تحرک کی کیفیت کیوں طاری ہے۔؟

پاکستان کے عوام کی سیاسی بے شعوری اور کم نظری کے بارے میں بہت سی باتیں کہی جاتی رہی ہیں۔ ان پر جیسی روح ویسے فرشتے کی پھبتی بھی کسی گئی ہے' یہ سب باتیں درست ہو سکتی ہیں لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پاکستان کے عوام نے ملک و قوم کے بہتر مستقبل کے لئے بہت قربانیاں بھی دی ہیں اور انہوں نے وقت آنے پر ردعمل بھی شدید ظاہر کیا ہے۔ ایوب خان کے خلاف تحریک کی ابتداء آلو پیاز کے نرخوں میں اضافے پر احتجاج سے شروع ہوئی تھی۔ یہ تحریک ایوب خان کی آمریت کے خلاف بے مثال جدوجہد میں تبدیل ہوئی مگر عوام کے دن نہ بدلے۔ پی این اے کی تحریک نے قوم کو نظام مصطفیٰ کا نعرہ دیا اور لوگوں نے گلی کوچوں میں بھٹو کی آمریت کا مقابلہ کیا۔ بہت خون بہا' بہت لاشیں گریں مگر ہوا یہ کہ ایک آمریت کے خاتمے کے بعد ملک پر دوسری آمریت مسلط ہو گئی۔ پہلے ایک جھوٹا سوشلسٹ اور لبرل ملک پر قابض تھا' پھر اسلام کے نام پر دروغ گوئی سے کام لینے والا قوم پر مسلط ہو گیا۔ یہ اور اسی طرح کے کئی اور تجربے عوام کے شعور اور لاشعور کا حصہ ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے قربانیاں دینے سے بھی کچھ نہیں ہوتا۔ ایک کھیل ختم ہوتا ہے تو وہ دوسرا کھیل شروع ہو جاتا ہے۔"

(ہفت روزہ "فرائیڈے اسپیشل" کراچی 27 مارچ 1998ء ص 12)

### تحریف کا الزام

کراچی کے ایک معروف قانون دان جناب سید ممتاز حسین شاہ صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ اپنے ایک مضمون بعنوان "ڈاکٹر عبدالسلام سوانح و کارنامے" میں ڈاکٹر صاحب کے حوالے سے ان کی جنرل ضیاء الحق صاحب سے ایک ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ڈاکٹر صاحب جنرل ضیاء الحق کے ساتھ اپنی ملاقات کا تذکرہ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

"جنرل ضیاء کی طرف سے مجھے ٹریسٹ میں کئی فون آئے کہ میں پاکستان جا کر ان سے ملوں لیکن میں ٹالتا رہا۔ بالآخر مجھے پاکستان جانا پڑ گیا۔ جنرل ضیاء کو اطلاع ہوئی تو ملاقات کے لئے مصر ہو گیا۔ چنانچہ میں ملاقات کے لئے پریذیڈنٹ ہاؤس گیا جہاں بعض اور سائنسدان بھی موجود تھے۔ جنرل صاحب نے باہر آ کر میری کار کا دروازہ کھولا اور مجھ سے معانقہ کرنے کے بعد مجھے اپنے ساتھ بیٹھنے کے کمرہ میں لے گئے۔ جہاں اور سائنسدان بھی موجود تھے۔ دوران گفتگو میں نے آرڈیننس کا ذکر کر کے اس پر افسوس کا اظہار کیا۔ جنرل صاحب نے فوراً میرا ہاتھ پکڑا اور کہا آیئے دوسرے کمرے میں چل کر بات کرتے ہیں اور مجھے دوسرے کمرے میں لے گئے۔ میرے ساتھ اس وقت کے سائنسی امور کے وزیر بھی کمرے میں چلے گئے۔ جنرل صاحب نے کہا بات یہ ہے کہ میرے پاس علماء کا ایک وفد آیا تھا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ احمدی قرآن مجید میں تحریف کرتے ہیں اس لئے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے جنرل صاحب کو کہا کہ قرآن کی حفاظت کا تو خود اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اور قرآن کی حفاظت کا کام اپنے ذمہ لیا ہوا ہے اس لئے احمدی اس میں تحریف کیسے کر سکتے ہیں۔ اس پر جنرل صاحب اٹھ کر کتابوں کی الماری کی طرف گئے اور تفسیر صغیر اٹھا لائے اور کہا کہ علماء نے ان آیات کی نشاندہی کر دی ہے جہاں آپ نے تحریف سے کام لیا ہے اور ایک نشان زدہ صفحہ کھول کر میرے سامنے کر دیا۔ یہ آیت خاتم النبیین تھی۔ میں نے جنرل صاحب سے کہا کہ آیت تو مکمل طور پر درج ہے تحریف کہاں ہوئی ہے۔ جنرل صاحب نے کہا کہ آپ نے آیت کے معنوں میں تحریف کی ہے اور بجائے نبیوں کو ختم کرنے والے کے "نبیوں کی مہر" ترجمہ کیا ہے اور یہ ناقابل برداشت ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ میں نے جنرل صاحب سے عرض کیا کہ ختم کا لفظ جو یہاں استعمال ہوا ہے وہ پنجابی زبان کا نہیں بلکہ عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی عربی میں مہر کے ہیں لیکن میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔ کیا آپ کے پاس اور کسی عالم کا ترجمہ شدہ قرآن بھی ہے۔ جنرل صاحب اٹھے اور علامہ اسد کا ترجمہ قرآن اٹھا لائے جو مکہ معظمہ سے شائع ہوا تھا۔ میں نے قرآن مجید کو کھولا۔ آیت خاتم النبیین نکالی تو وہاں بھی ترجمہ Seal of Prophet لکھا تھا۔ جنرل صاحب کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ میں نے عرض کیا کہ علامہ اسد تو احمدی نہ تھے پھر ان کا ترجمہ سعودی حکومت کا شائع کردہ ہے۔ کیا انہیں بھی آپ تحریف کا مجرم قرار دیں گے۔؟

اس پر جنرل صاحب کہنے لگے بھئی میں تو ان پڑھ جنرل ہوں' جو علماء نے مجھے کہا میں نے اسے تسلیم کر لیا۔

میں نے عرض کیا جناب بات صرف جرنیلی کی نہیں' آپ اس ملک کے صدر بھی ہیں اور بحیثیت صدر مملکت پاکستان کی تمام رعایا کے حقوق کی حفاظت آپ کے فرائض میں شامل ہے۔ یہیں اسلام آباد میں جماعت احمدیہ کے مربی موجود ہیں۔ جماعت کے افراد موجود ہیں۔ آپ کو جو کچھ علماء نے بتایا تھا آپ کا فرض تھا کہ احمدی علماء کو بھی بلا کر تسلی کر لیتے اور پھر فیصلہ کرتے۔ اس پر جنرل صاحب نے زور سے کلمہ شہادت پڑھا اور مجھے بھی کلمہ شہادت پڑھنے کو کہا۔ میں نے کلمہ شہادت پڑھا تو فرمانے لگے۔ سلام! خدا کی قسم میں آپ کو اپنے سے بہتر مسلمان سمجھتا ہوں لیکن کیا کروں علماء سے میں مجبور ہو گیا تھا اور یہ کہہ کر بات کا رخ دوسری طرف موڑ دیا۔"

مندرجہ بالا مثال سے یہ حقیقت بالکل کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ عبدالسلام قرآن پاک میں آیات کے مفاہیم و مطالب اور تفسیر و تشریح کا نہایت وسیع اور گہرا ادراک رکھتے تھے۔ نیز کلمہ حق کے اظہار میں کسی قسم کا پس و پیش نہیں کرتے تھے۔ خواہ ان کا مخاطب کوئی سربراہ مملکت ہی کیوں نہ ہو۔

(پندرہ روزہ "اپنا گھر" کراچی یکم فروری 98ء ص 14)

### "انتشار انگیز کیفیت"

پاکستانی معاشرہ نے قیام پاکستان کے بعد جو ترقی کی وہ کسی مستحکم اساس پر نہ تھی.... یہ ترقی معاشرے کو اطمینان' استحکام' خود اعتمادی اور قلبی آسودگی نہ دے سکی۔ جناب عبدالکریم عابد صاحب اپنے ایک مضمون میں اس پہلو پر تبصرہ و تجزیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"جو ترقی تھی وہ دیکھتے دیکھتے خاک میں مل گئی۔ پہلے ملک دولخت ہونے کا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ اب سیاست میں قیادت کا خلاء ہے۔ معیشت دیوالیہ ہونے کے خطرے سے دوچار ہے۔ ثقافت کا بگاڑ ہر گھرانے کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے۔ تعلیم برباد ہو گئی ہے اور امن و امان کی حالت بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ اس سب کچھ کے لئے ہم حکومتوں کو ذمہ دار قرار دیتے رہے ہیں اور حکومتیں اس صورتحال کی ذمہ دار بھی ہیں لیکن یہ سب کچھ اس لئے بھی ہے کہ معاشرہ کی ذہنی' اخلاقی سطح کو اونچا کرنے اور اس کی نفسیات کو صحت مند بنانے کی کسی تحریک نے جڑ نہیں پکڑی' صرف وقتی سیاسیات کی شورا شوری رہی' سیاست دان کشمکش اقتدار میں لگے رہے۔ بیوروکریسی نے ملک اور عوام کو صرف انتظامی نقطہ نظر سے دیکھا۔ صحافت کاروباری مفادات کے گرد گھومنے لگی۔ وہ ظاہری خوبیوں سے مزین اور باطنی خوبیوں سے محروم ہوتی چلی گئی۔ علماء دین تعصب اور تنگ نظری کے خول میں بند رہے' اعلیٰ تعلیم یافتہ اور دانشور لوگوں نے عام آدمی سے سمٹ کر اپنی الگ تھلگ دنیا بنا لی اور اس وقت کیفیت یہ ہے کہ ہمارا معاشرہ زبردست نفسیاتی اختلال سے دوچار ہے۔ ایک انتشار انگیز کیفیت ہے۔ اگر ہم اپنا معاشرتی جائزہ لیں تو بگاڑ کے کم از کم ایک درجن رجحانات ہم پر پوری طرح اور بری طرح طاری نظر آئیں گے اور یہ رجحانات کسی قوم کے قومی وجود کا شیرازہ بکھیرنے کے لئے بہت کافی ہیں اور ان کے سدباب کی طرف توجہ نہیں دی گئی تو ہماری حالت اور بھی بگڑتی چلی جائے گی اور اس بگاڑ کی جو سزا قوانین قدرت میں مقرر ہے وہ آخر کار ہمارا مقدر ہو گی۔ یہ انجام بد بہت قریب ہے اور اس سے بچاؤ کے لئے ایک بڑی جدوجہد اور بڑی تحریک کی ضرورت ہے جو صرف حکومت کی تبدیلی یا ظاہری تبدیلیوں کے لئے نہ ہو بلکہ معاشرے کی سوچ اور اس کے رویے میں بنیادی تبدیلی پیدا کرے اور پرانے انسان کی جگہ ہم نئے ذہن اور اطوار رکھنے والا نیا انسان پیدا کریں اور ایسی کایا پلٹ ہو کہ اپنے پرائے سب اس تبدیلی میں ایک جہان نو کو ابھرتا دیکھیں اور ایسا صرف اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اپنی ایک ایک کمزوری سے آگہی حاصل کریں اور اسے دور کرنے کی فکر کریں۔" (ہفت روزہ فرائیڈے سپیشل 27 مارچ 98ء)

### اردو کی تدریس

امریکہ کی متعدد یونیورسٹیوں میں اردو کی تدریس جاری ہے۔ ان میں شکاگو' برکلے' اسکانسن' ٹیکساس اور واشنگٹن کی یونیورسٹیاں شامل ہیں۔

### اوزون کا سوراخ

دنیا میں ماحولیاتی آلودگی بڑھ جانے کے باعث انٹارکٹیکا کے اوپر اوزون کی حفاظتی تہہ میں ہونے والا شگاف مزید بڑھ گیا ہے۔ جس سے دنیا میں مہلک بیماریاں پھیلنے اور فصلوں کو نقصان پہنچنے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔

# ایک مجرم کی لاش سے تیار کی گئی زندہ انسانی اٹلس

## وہ کمپیوٹر کی سکرین پر زندہ ہے

جوزف پال جرنیگن کو جب سزائے موت دی گئی تو اس وقت کسی کو یہ اندازہ نہ تھا کہ یہ سفاک مجرم اپنے گھناؤنے جرائم کے باوجود' نوع انسانی کے لئے علم اور نیکی کا ایک وسیلہ بن جائے گا۔ اصل میں جرم و سزا کی کہانی کا جس جگہ اختتام ہوا' وہاں سے یہ کہانی شروع ہوتی ہے۔

جوزف پال نے ایک 75 سالہ بوڑھے نائٹ واچ مین کو قتل کر دیا تھا جس کی پاداش میں اسے سزائے موت سنائی گئی' اسے کچھ عرصہ قبل زہریلا انجکشن لگا کر موت کی سزا دی گئی لیکن جوزف کی لاش کو جلا کر خاکستر کیا گیا اور نہ اسے زمین میں دفن کیا گیا بلکہ اس کا مردہ جسم' دنیا میں طبی تعلیم کا سب سے بڑا وسیلہ اور ذریعہ بن گیا' وہ مر کر دنیا والوں کے لئے ایک ایسا شخص بن گیا جسے آج بھی کمپیوٹر پر "دیکھا" جا سکتا ہے اسے The Visible Man کہا جاتا ہے۔

جوزف پال کسی وقت ایک زندہ نوجوان تھا اور اس کی رگوں میں خون گردش کرتا تھا' آج یہ نوجوان زندہ انسانی اٹلس کا عنوان بن چکا ہے۔ اس کے جسم کے ہر عضو اور ہر حصے کو انتہائی تفصیل کے ساتھ کمپیوٹر پر دیکھا جا سکتا ہے' سزا کے بعد جب جوزف پال کی موت واقع ہو گئی تو اس کے جسم کے ہزاروں ایکسرے لئے گئے' ان ایکسروں میں ایسی فلمیں استعمال کی گئیں جن میں اعضاء کی گہرائی بھی دکھائی دیتی تھی اور تصویریں دیکھ کر یوں لگتا تھا جیسے اصلی انسانی عضو سامنے رکھا ہوا ہو' مکمل جسم کے علاوہ اس کے مختلف اعضاء کی تفصیلی تصویر کشی کی گئی۔ بعد ازاں انہیں کمپیوٹر میں فیڈ کر دیا گیا' اب میڈیکل کے طالب علم بٹن دباتے ہی انسانی اعضاء کی ایسی تفصیلی "تھری ڈائی مینشنل" تصویر دیکھتے ہیں کہ انہیں پوسٹ مارٹم یا اصلی عضو کو دیکھنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ آج تک اس سے بہتر انسانی اٹلس تیار نہیں ہو سکی' دنیا بھر کے ڈاکٹر آج بھی اپنے طالب علموں کو انسانی اعضاء کی تفصیلات بتاتے وقت کمپیوٹر پر جوزف کے اعضاء کو اجاگر کرتے ہیں۔ ان تصاویر کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ان کا کمپیوٹر کی اسکرین پر ہی آپریشن ہو سکتا ہے کیونکہ ان انسانی اعضاء کے ٹشوز' ریشے اور پٹھے بالکل حقیقی معلوم ہوتے ہیں اور اگر ان میں نشتر چبھو دیا جائے تو خون بھی بہتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ڈاکٹر اور سرجن' ان اعضاء میں کینسر زدہ خلیئے' داخل کر کے یہ دیکھتے ہیں کہ ان کا رد عمل کیا ہوتا ہے اور جسم ان کے خلاف کیا مزاحمت کرتا ہے۔ ڈاکٹر انسانی جسم کی اس زندہ اٹلس پر آج کل یہ تجربات کر رہے ہیں کہ انسان کیسے بوڑھا ہوتا ہے اور اسے ہمیشہ کے لئے کیسے جوان رکھا جا سکتا ہے۔ امریکہ کے بیشتر میڈیکل کالجوں میں یہی اٹلس استعمال ہو رہی ہے۔

جوزف پال کا جرائم سے نیکی کی طرف یہ سفر خاصا دلچسپ ہے۔

39 سالہ پال اپنی زندگی میں بہت سفاک شخص تھا' وہ اکثر نشے میں دھت رہتا' نقب زنی کی ایک واردات میں جب ایک 75 سالہ بوڑھے چوکیدار نے اس کی مزاحمت کی تو اس نے چاقو مار کر اسے ہلاک کر دیا' اسے سزائے موت سنائی گئی۔ آخر کار جب اس کی تمام اپیلیں مسترد ہو گئیں اور اسے یقین ہو گیا کہ اب اسے موت سے کوئی نہیں بچا سکتا تو اس نے اپنے وکیل کو وصیت کی کہ وہ کوئی ایسا کام کرنا چاہتا ہے جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچے۔ آخر کار اس نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ اپنے جسم کو میڈیکل کے تجربات کے لئے وقف کر دے گا تاکہ طب کے طالب علم اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ طب کے ماہرین اور سرجن بھی کسی ایسے انسانی جسم کی تلاش میں تھے جو ہر طرح سے...... صحت مند ہو اور جس کے تمام اعضاء میں کسی قسم کا کوئی نقص نہ ہو۔ اب تک ماہرین کو ایسے انسانی جسم دستیاب تھے جو بیماری کے باعث قریب المرگ تھے یا کسی حادثے میں مردہ ہو چکے تھے' ایسے جسموں کے اعضاء صحیح حالت میں نہیں ہوتے لہٰذا میڈیکل کے طالب علموں کو صحیح تعلیم نہیں دی جا سکتی۔ اس اعتبار سے صحت مند جوزف پال کا جسم مثالی تھا کیونکہ اسے کسی قسم کی بیماری لاحق نہیں تھی۔ جوزف کے اس فیصلے کی بالعموم تعریف کی گئی لیکن ٹیکساس کے ڈسٹرکٹ اٹارنی پیٹ بیچلر کا کہنا ہے "مجھے یقین ہے کہ جوزف پال جہنم کا ایندھن بن چکا ہو گا' اس میں شک نہیں کہ سائنس اس کے جسم سے فائدہ اٹھا کر لوگوں کو مرنے سے بچا سکتی ہے لیکن یہ ایسا جسم ہے جو روح سے خالی ہے۔"

جوزف کو ایک زہریلا انجکشن لگا کر موت کی سزا دی گئی' موت کے وقت اس کا بھائی یہ منظر دیکھ رہا تھا' اسے پوٹاشیم کلورائیڈ کا انجکشن لگایا گیا جس سے اس کے دل کی حرکت فوراً بند ہو گئی' اس نے مرنے سے پہلے ہاتھوں کو باندھ کر سینے پر رکھ لیا اور پھر اس کی آنکھیں ہمیشہ کے لئے بند ہو گئیں' مرنے کے بعد اس کے جسم کو ایک جیٹ طیارے کے ذریعے یونیورسٹی آف کولوراڈو پہنچایا گیا جہاں اسے ایک خصوصی تابوت میں رکھ دیا گیا۔ اس کی لاش کو نقطہ انجماد سے 70 ڈگری کم درجہ حرارت پر منجمد کیا گیا۔ اس کے بعد اس کی مکمل تصویر اتاری گئی پھر اس تابوت کو ایک خاص قسم کی مشین سے چار ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ ایک حصہ ناف تک' دوسرا رانوں تک' تیسرا پنڈلیوں تک اور چوتھا پیروں پر مشتمل تھا۔ اوپر کے حصے میں کہنی کا نصف حصہ بھی شامل تھا۔ اس کے بعد ماہرین نے اس کے جسم کے ٹکڑے کرنے شروع کر دیئے جو ایک ملی میٹر پر مشتمل تھے' اس طرح کل 1870 ٹکڑے بن گئے۔ سائنس دانوں نے ہر ٹکڑے کی اس طرح اسکیننگ کی کہ اس کی تمام تر تفصیلات اور جزئیات محفوظ ہو گئیں پھر ان تفصیلات کو تصویر کے ساتھ کمپیوٹر میں فیڈ کر دیا گیا' انہیں اس ترتیب سے فیڈ کیا گیا ہے کہ اگر تمام تصویروں کو ملا دیا جائے تو اس سے مکمل جوزف پال تیار ہو سکتا ہے۔ یہ وہ کام ہے جو عام پوسٹ مارٹم سے میڈیکل کے طالب علموں کو نہیں سمجھایا جا سکتا لیکن اس کمپیوٹر کی مدد سے میڈیکل کا کوئی بھی طالب علم اسکرین پر کسی بھی انسانی عضو کی جزئیات اور تفصیلات دیکھ سکتا ہے۔ ان جزئیات میں باریک ترین رگیں' ٹشوز اور پٹھے بھی یوں دکھائی دیتے ہیں جیسے کسی زندہ انسان کے حصے۔

اس انوکھے پراجیکٹ کے آرگنائزر ڈاکٹر مائیکل ایکر مین تھے وہ خود اناٹومی کے پروفیسر رہ چکے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ کسی انسانی جسم کے بارے میں اتنی تفصیلات اور جزئیات' طب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ مرتب ہوئی ہیں۔ ڈاکٹر مائیکل واشنگٹن میں امریکہ کی نیشنل لائبریری آف میڈیسن سے وابستہ ہیں' لائبریری نے اس پراجیکٹ پر 10 لاکھ ڈالر سے زائد رقم صرف کی۔ ماہرین کے خیال میں یہ تجربہ اس لئے ضروری تھا کہ میڈیکل کے طالب علموں کو صحت مند جسم کے اعضاء دستیاب نہیں تھے۔ اس سے قبل بہت سی لاشوں پر یہ تجربہ کرنے کی کوشش کی گئی لیکن ان کو رد کر دیا گیا کیونکہ مرنے والے بیمار تھے یا حادثات کا شکار ہو گئے تھے ان کے اعضاء درست حالت میں نہیں تھے۔

جوزف پال جسمانی طور پر اس دنیا میں نہیں ہے لیکن پھر بھی وہ ہزاروں طالب علموں کو "فیض" پہنچا رہا ہے۔

(روزنامہ جنگ سنڈے میگزین 4۔ اکتوبر 98ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 3

55۔ فضول اور ضرر رساں کھیلوں میں وقت گزارنا یعنی شطرنج تاش وغیرہ
56۔ کھانے پینے میں اسراف
57۔ اولاد کی ناواجب محبت
58۔ بد ظنی کی عادت یعنی دوسرے کے ہر فعل کی تہ میں کسی خراب نیت کی جستجو رکھنا۔
59۔ عزیزوں اور دوستوں کی موت پر ناجائز جزع فزع کرنا
60۔ شادیوں کے موقعہ پر اپنی طاقت سے بڑھ کر خرچ کرنا
61۔ قرضہ لینے میں ناواجب دلیری سے کام لینا اور چھوٹی چھوٹی ضرورت پر بلکہ غیر حقیقی ضروریات پر قرضہ لے لینا وغیرہ وغیرہ

یہ چند کمزوریاں جو بغیر کسی خاص ترتیب کے اوپر درج کی گئی ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک یا ایک سے زائد کمزوری مدنظر رکھ کر ان کے متعلق اس رمضان کے مہینہ میں اپنے دل میں عہد کیا جائے۔ کہ آئندہ خواہ کچھ ہو ہر حال میں ان سے کلی اجتناب کیا جائے گا۔ اور پھر اس عہد پر دوست ایسی پختگی اور ایسے عزم کے ساتھ قائم ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے دنیا کی کوئی طاقت انہیں اس عزم سے ہلا نہ سکے۔

(الفضل 5 نومبر 1937ء)

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 4

ہے۔

## ذوق عبادت

بیوت الذکر سے ان کا ہمیشہ ہی خاص تعلق رہا۔ عبادت میں انتہائی لذت محسوس کرتے اور اسی میں محو رہتے۔ شاید سینکڑوں دفعہ ایسا ہوا ہے خاکسار انہیں مختلف بیوت سے تلاش کر کے اور کوشش کر کے گھر لے کر آیا کہ گھر میں سب لوگ کسی تقریب کے سلسلہ میں آپ کا انتظار کر رہے ہیں نفلی روزے کثرت سے رکھتے بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منع فرمایا کہ حضور کی اجازت کے بغیر روزے نہیں رکھنے۔ رمضان المبارک کے تمام روزے بیمار ہونے سے قبل تک باقاعدہ رکھتے رہے۔ باقاعدگی سے تراویح بیت المبارک میں ادا کرتے اور درس بھی محراب کے قریب بیٹھ کر بیت المبارک میں سنتے۔ اس سال بھی تمام تراویح بیت المبارک میں باقاعدہ ادا کیں۔ آپ ہمیشہ کوشش کر کے پہلی صف میں بیٹھتے۔

☆......☆......☆......☆

## گدھوں کا شہر

شمالی قبرص کا ساحلی علاقہ "کیپ اینڈریس" گدھوں کی جنت بن گیا۔ 1974ء میں ترک فوج کے حملے کے بعد یہاں کے باسی جنوبی علاقوں میں چلے گئے تھے تاہم جاتے جاتے وہ اپنے گدھوں کو یہی چھوڑ گئے تھے اور گذشتہ 24 برسوں سے "کارپاس" نامی علاقہ میں یہ گدھے آزادانہ طور پر رہ رہے ہیں۔ انسانی آبادی سے 24 برس دور رہنے کے بعد یہ تہذیب و تمدن سے بہت دور ہو چکے ہیں اور ان کے ذہن کے کسی گوشے میں یہ بات محفوظ نہیں کہ کبھی وہ باربرداری کے لئے استعمال ہوتے تھے۔ جب ان کے مالکان اس علاقے سے رخصت ہوئے تو ان گدھوں کی تعداد بالکل کم تھی جبکہ اس وقت ان کی آبادی 2 ہزار سے 3 ہزار کے درمیان ہے۔ یہاں کی پولیس چوکی پر متعین ایک اہلکار نے بتایا کہ اس جزیرے میں جو واحد آواز سننے کو ملتی ہے وہ ان گدھوں کا ہنہنانا ہے بالخصوص رات کے وقت یہ مل کر راگ الاپتے ہیں۔

(نوائے وقت 28 مارچ 98ء)

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اطلاعات و اعلانات

## سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ وکالت تعلیم اطلاع دیتے ہیں کہ میرے بہنوئی مکرم سکوارڈرن لیڈر ڈاکٹر عامر رضوان صاحب ڈینٹل سرجن ابن مکرم ملک ناصرالدین خان صاحب آف محمد نگر لاہور مورخہ 13- دسمبر بروز اتوار CMH پشاور میں 37 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ آپ کو چند روز قبل ٹائیفائڈ بخار ہوا جس کے بد اثرات سے پیٹ کی آنت پھٹ گئی۔ آپریشن کیا گیا لیکن مزید پیچیدگیاں پیدا ہو جانے سے جانبر نہ ہو سکے۔

ڈاکٹر صاحب آج کل PAF ہسپتال پشاور کے ڈینٹل یونٹ میں بطور کمانڈنگ آفیسر خدمات بجالا رہے تھے۔ اسی دن مغرب کے بعد پشاور ائیر بیس پر پورے فوجی اعزاز کے ساتھ انہیں لاہور کے لئے رخصت کیا گیا۔ پشاور میں مکرم ارشاد خان صاحب امیر ضلع پشاور نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 14- دسمبر کو بعد نماز ظہر بیت النور ماڈل ٹاؤن میں ان کی نماز جنازہ مکرم محمد اقبال عابد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں انہیں پورے فوجی اعزاز اور فوجی سلامی کے ساتھ سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم جنرل ناصر احمد صاحب صدر حلقہ ماڈل ٹاؤن نے دعا کروائی۔

مکرم ڈاکٹر عامر رضوان صاحب حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب (سابق مدرس تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان) رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے اور مکرم چوہدری محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ کے داماد تھے۔ مرحوم نے لواحقین میں اپنی بیوی فارماسٹ صالحہ رضوان صاحبہ جو کہ پنجاب ڈرگ لیب لاہور میں خدمات سرانجام دے رہی ہیں کے علاوہ دو کم عمر بیٹیاں فاطمہ اور عائشہ بطور یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے فوج میں کمیشن حاصل کرنے کے بعد بعد گوجرانوالہ، بہاولپور، سکردو، لاہور اور پشاور میں پیشہ وارانہ خدمات سر انجام دیں۔ گوجرانوالہ کینٹ میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھی رہے۔ دوران سروس احباب جماعت کی بڑے شوق اور سعادت سمجھتے ہوئے ان کی طبی خدمت سرانجام دیتے رہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مرحوم کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

○ مکرمہ حسینہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک عبدالحمید اعوان صاحب (مرحوم) بعمر 50 سال بعارضہ کینسر مورخہ 11- دسمبر 1998ء فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بروز جمعۃ المبارک دوپہر پونے تین بجے وفات پا گئی ہیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ مورخہ 12- دسمبر بروز ہفتہ صبح دس بجے مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور بعد تدفین دعا بھی کروائی۔

مرحومہ حضرت میاں نظام دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔ حافظ عبدالحفیظ صاحب شاہد شہید نجی کی بھابھی اور ملک مشتاق احمد ارشد اعوان ایڈووکیٹ حال کینیڈا کی سگی ہمشیرہ تھیں۔

تمام افراد جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو بلند درجات عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

## درخواست دعا

○ مکرم بشارت احمد صاحب کارکن دفتر صدر عمومی ربوہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بڑا رحم فرمایا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میرے بڑے بیٹے عامر شہزاد عمر ساڑھے چھ سال کو وقف نو میں قبول کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے اب اللہ کی رحمت سے میرے دونوں بیٹے یعنی عامر شہزاد اور نومولود اطہر احمد وقف نو میں شامل ہو گئے ہیں۔ احباب کرام سے دونوں بچوں کی صحت و سلامتی اور نیک و خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

## ولادت

○ مکرم منیر احمد عباسی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 29- نومبر 1998ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام تمثیلہ منیر عطا فرمایا ہے عزیزہ مکرم نادر بخت عباسی صاحب (مرحوم) کی پوتی ہے اور مکرم عبدالرحمٰن صاحب معصوم آف پشاور کی نواسی ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بچی کو وقف نو میں شمولیت کی منظوری فرمائی ہے۔ بچی کی درازی عمر، نیک، صالحہ اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

## چیمپئن شپ کا اعزاز

○ گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ نے چالیسویں پنجاب جونیئر اتھلیٹکس چیمپئن شپ مقابلہ جات منعقدہ 2-3 دسمبر 1998ء بمقام گورنمنٹ ماڈل ہائی سکول ماڈل ٹاؤن لاہور۔ میں اول پوزیشن حاصل کی اور ٹرافی کا حقدار قرار پایا۔ سکول ہذا کو پنجاب کا بہترین سکول قرار دیا گیا۔ درج ذیل طالبات نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

1- نازیہ تبسم- 2- عمارہ اکرم- 3- ماریہ منور-

عزیزہ نازیہ تبسم بہترین ایتھلیٹ قرار پائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ یہ اعزاز ادارے کے لئے بابرکت فرمائے اور مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

(پرنسپل گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

## سالانہ اجتماع واقفین نو
## حلقہ علی پور گھلواں
## ضلع مظفر گڑھ

○ مورخہ 13- دسمبر 98ء بروز اتوار واقفین نو حلقہ علی پور ضلع مظفر گڑھ کا سالانہ اجتماع بیت الذکر علی پور میں منعقد ہوا اس اجتماع میں حلقہ بھر کی جماعتوں شہر سلطان۔ یارووالا اور علی پور کے 29- واقفین نو 25 والدین اور 10 دیگر احباب نے شرکت کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم نوید احمد سعید صاحب نمائندہ وکالت وقف نو نے اجتماع کا افتتاح کیا بعد ازاں پروگرام کے مطابق واقفین نو کے دو معیار بنا کر علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اختتامی تقریب کی صدارت مکرم امیر صاحب ضلع نے کی۔ مقابلہ جات میں اعزاز پانے والے واقفین نو میں مرکزی نمائندہ نے انعامات تقسیم کئے اور والدین اور بچوں کو نصائح سے نوازا آخر پر مکرم امیر صاحب ضلع نے دعا کروائی۔ اس اجتماع کے انعقاد میں مکرم سیکرٹری صاحب وقف نو ضلع۔ مکرم سیکرٹری صاحب وقف نو علی پور اور مکرم مربی صاحب ضلع نے بھرپور کردار ادا کیا۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

## اعلان دارالقضاء

○ (مکرم سلطان احمد صاحب آثم بابت ترکہ مکرم نبی بخش صاحب)

مکرم سلطان احمد صاحب آثم ولد مکرم نبی بخش صاحب ساکن بھابھڑہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 36/7 برقبہ 10 مرلہ واقع محلہ دارالیمن ربوہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل شدہ ہے۔ یہ قطعہ میرے اور مکرم مختار احمد صاحب کے نام نصف نصف منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- مکرم محمد صدیق شمس صاحب (پسر)
2- مکرم سلطان احمد آثم صاحب (پسر)
3- مکرم محمد سعید صاحب (پسر مرحوم)
4- مکرم محمد ظفراللہ خان صاحب (پسر)
5- محترمہ رسول بی بی صاحبہ (دختر)

مکرم محمد سعید صاحب (وفات یافتہ) کے ورثاء یہ ہیں:-

I- مکرم محمد مختار احمد صاحب (پسر)
II- مکرم امتیاز احمد طاہر صاحب (پسر)
III- محترمہ شاہین کوثر صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

## خدمت خلق کا عظیم موقعہ-
## بیوت الحمد منصوبہ

○ جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک عظیم مقصد خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دینا ہے۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ پہلی مالی تحریک "بیوت الحمد منصوبہ" اس فریضہ کی تکمیل کے لئے ایک سنہری موقعہ ہے۔ اس سکیم کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے غریب، نادار اور بے گھر افراد کو گھروں کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ چنانچہ 84 سے زائد مستحق خاندان ایک خوبصورت اور ہر سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں آباد ہو کر اس بابرکت تحریک کے ثمرات سے مستفید ہو رہے ہیں۔ ابھی اس کالونی میں پہلے مرحلہ کی تکمیل میں دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اس کے علاوہ ربوہ اور پاکستان میں ساڑھے تین صد سے زائد مستحق گھرانوں کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت توسیع مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثواب کی خاطر اس بابرکت تحریک میں ضرور شمولیت فرمائیں۔

○ احباب کرام کے علم کی خاطر پورے مکان کی اخراجات کی ادائیگی کی گرانقدر پیشکش بھی ہو سکتی ہے۔ آج کل کے حالات میں اس کا تخمینہ لاگت ساڑھے چار لاکھ سے پانچ لاکھ ہے۔

○ حسب استطاعت ایک لاکھ یا اس سے زائد مالی قربانی۔

○ حسب توفیق جس قدر بھی مالی قربانی پیش کر سکیں۔

امید ہے آپ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں گے۔ یہ رقوم جماعت میں بھی جمع کرائی جا سکتی ہیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھجوائی جا سکتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت خلق کے عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

**خون کا عطیہ دیکر دکھی انسانیت کی خدمت کیجئے**

# خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 18- دسمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 7 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 15 درجے سنٹی گریڈ

19- دسمبر- غروب آفتاب 5-10

20- دسمبر- طلوع فجر 5-33

20- دسمبر- طلوع آفتاب 7-02

## عالمی خبریں

### عراق پر حملے

امریکہ نے عراق پر صدارتی محل کو نشانہ بناکر سینکڑوں میزائل داغے۔ ڈیگو گارشیا سے اڑنے والے بی باون بمبار طیاروں نے بم برسائے۔ راڈار اور حملے کا پتہ نہیں چلایا جا سکا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق 5- افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے تاہم بعد کی اطلاعات کے مطابق 45- افراد ہلاک ہوئے۔ سرکاری سطح پر نقصان کی تفصیلات نہیں بتائی گئیں۔ حملے اور بمباری وقفے وقفے سے ہوئی۔ رات کے تیسرے پہر حملے ہوئے۔ طلوع آفتاب کے بعد حملے بند ہو گئے اور خاموشی چھا گئی۔ عراقی فوج نے جوابی کارروائی بھی کی اور کئی کروز میزائلوں کو ناکارہ کردیا۔

### برطانیہ کی حمایت

امریکی حملوں کی سب سے زیادہ نمایاں حمایت برطانیہ نے کی۔ اس کے علاوہ کینیڈا، جاپان، آسٹریلیا اور جرمنی نے بھی حمایت کی ہے۔ پاکستان، بھارت، عرب ممالک اور دنیا بھر کے دیگر ممالک نے امریکہ کی ان حملوں پر مذمت کی ہے۔

### کوفی عنان اور روس

روس نے شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اقوام متحدہ کے منہ پر طمانچہ ہے۔ کوفی عنان نے کہا ہے کہ افسوس کہ میں حملے رکوا نہ سکا۔

### بھارتی وزیراعظم کے بیان پر مظاہرے

بھارت میں 16- دسمبر یوم سقوط ڈھاکہ کے موقع پر جشن منایا گیا۔ مسلمانوں نے بھارتی وزیراعظم کے بیان پر مظاہرے کئے۔ مظاہرین پر پولیس نے فائرنگ کی۔ بھارتی وزیراعظم نے کہا تھا کہ مسلمانوں کو کسی بھی وقت آپس میں لڑایا جا سکتا ہے۔ ہندو مضبوط قوم ہے۔ بھارتی وزیراعظم کے بیان پر مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ مسلمانوں نے بھارتی وزیراعظم سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا۔

### امریکی ٹھکانوں پر حملہ کا منصوبہ

امریکہ نے خلیج کے ممالک میں اپنے سفارت خانوں کو خبردار کیا ہے کہ دہشت گرد امریکی اہداف پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ جن ممالک کے سفارت خانوں کو احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کو کہا گیا ہے ان میں سعودی عرب، کویت، بحرین اور متحدہ عرب امارات شامل ہیں۔ نیویارک ٹائمز کے مطابق وارننگ نوٹس میں کہا گیا ہے کہ امریکی حکومت کو اطلاعات ملی ہیں کہ دہشت گرد آئندہ 30 دنوں میں خلیج کے امریکی ٹھکانوں کو نشانہ بنانے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔

### لڑائی بھوک اور موسم کا قہر

افغانستان کے باشندوں کے لئے لڑائی بھوک اور موسم سرما قہر بن جائے گا۔ ہزارہ جات کی 44 فیصد آبادی کی حالت انتہائی خراب ہے۔ لوگ مویشیوں کے ساتھ ایک کمرہ میں رہ رہے ہیں۔ یاکانگ اور ہنجاؤ کے ہسپتالوں میں ادویات اور سٹاف بھی نہیں۔ لوگ گھر بند کرکے غزنی اور کابل جارہے ہیں۔ ضروریات زندگی کی خریداری لوگوں کی استطاعت سے باہر ہو چکی ہے۔ لوگ اثاثے بیچنے پر مجبور ہیں۔

### اسامہ کی حمایت کا دوبارہ اعلان

طالبان نے ایک بار پھر اسامہ بن لادن کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ افغانستان نے کہا ہے کہ اسامہ کی افغانستان میں موجودگی کو طالبان حکومت کے انکار کی وجہ نہیں بنایا جا سکتا۔ اس سلسلے میں امریکہ کا جواز درست نہیں۔ یاد رہے کہ امریکہ نے اسامہ کی گرفتاری پر 50 لاکھ ڈالر کا انعام مقرر رکھا ہے۔ افغانستان حکومت کے مشیر احمد متوکل نے کہا ہے کہ امریکہ اسامہ کے معاملے کو افغانستان کے خلاف پروپیگنڈے کے لئے استعمال کر رہا ہے۔

### افغانستان کے بارے میں مذاکرات

افغانستان میں وسیع البنیاد حکومت قائم کرنے کے لئے مذاکرات کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے نمائندے تہران پہنچ گئے ہیں۔ ایرانی وزیر خارجہ کمال خرازی سے لبحد ربراہیمی نے ملاقات کی بات چیت کا پہلا مرحلہ مکمل ہو گیا۔

### انور ابراہیم بے قصور

ملائیشیا کے سابق نائب وزیر اعظم اور حالیہ اپوزیشن لیڈر انور ابراہیم ایک اور مقدمے میں بے قصور پائے گئے۔ ان پر ایک ناجائز بچی کے باپ ہونے کا الزام تھا جو خون کے ٹیسٹ کے بعد غلط نکلا۔

### روس کے والدین

روس کے یتیم خانے بے سہارا اور معصوم بچوں کے لئے بدترین اذیت گاہ بن گئے ہیں۔ یتیم خانوں کا عملہ معصوم بچوں پر تشدد کرتا ہے۔ 6- لاکھ بچے بے سہارا ہیں۔ روس میں والدین کی طرف سے بچوں کو یتیم خانوں میں چھوڑنے کے رجحان میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا ہے۔ گذشتہ دو برسوں کے دوران ایک لاکھ 4 ہزار بچوں کو ان کے والدین نے چھوڑ دیا۔ روس میں اس وقت 6- لاکھ بچے بے سہارا ہیں۔

### فلسطینی قیدیوں کی بھوک ہڑتال ختم

فلسطینی صدر یاسر عرفات کی اپیل پر اسرائیلی جیلوں میں بند فلسطینی قیدیوں نے بھوک ہڑتال ختم کر دی۔ قیدیوں کے ترجمان نے کہا ہے کہ یاسر عرفات کلنٹن اور نیتن یاہو کے مابین مذاکرات کے نتائج دیکھ کر اگلا قدم اٹھائیں گے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ نیتن یاہو سے کسی مثبت ردعمل کی توقع نہیں ہے۔ ان قیدیوں نے اپنی رہائی کے مطالبوں پر زور دینے کے لئے بھوک ہڑتال کی تھی۔

## ملکی خبریں

### نواز شریف کی مذمت

وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے عراق پر امریکہ حملے کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ حملہ انتہائی بدقسمتی ہے۔ تمام سفارتی ذرائع کو استعمال کیا جانا چاہئے تھا۔ اس سے عراقی عوام کے دکھوں میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا۔

### ہیلی کاپٹر کا حادثہ

پاک فضائیہ کا ایک ہیلی کاپٹر جو بہاولپور سے لاہور آرہا تھا۔ ہٹ چوک ڈیفنس لاہور میں ایک مسجد پر گر کر تباہ ہو گیا جس سے چیئرمین پرائس ٹاسک فورس پروفیسر سجاد حیدر، ڈی آئی جی بہاولپور طارق مجاہد، کمشنر بہاولپور چوہدری سلیم قادر عملے کا ایک رکن صوبیدار اختر اور مسجد میں موجود اک شہری عظیم، جاں بحق ہو گئے۔ حادثہ دھند کی وجہ سے پیش آیا۔

### دھند سے مزید حادثات

دھند کی وجہ سے 32- گاڑیاں ٹکرا گئیں۔ 5- افراد ہلاک ہو گئے اور درجنوں زخمی ہوئے۔

### کوئی چھاپہ نہیں مارا

جنگ کے دفتر پر چھاپہ مارنے کے بارے میں احتساب بیورو کے چیئرمین سیف الرحمان نے کہا کہ کوئی چھاپہ نہیں مارا گیا۔ چھاپہ مارا گیا تو سب کو پتہ چل جائے گا۔ جنگ گروپ کے خلاف کارروائی جاری رکھی جائے گی۔ سرکاری ترجمان نے کہا کہ جنگ گروپ نے دو ارب کا ٹیکس، بلڈنگ اور جائیداد چھپائی ہے۔ جنگ گروپ کے ترجمان نے کہا کہ سرکاری ترجمان کا بیان گمراہ کن ہے۔ صحافتی تنظیموں نے کہا ہے کہ فسطائیت کی بھرپور مزاحمت کی جائے گی۔

### کوئی مقدس گائے نہیں

وزیر اعظم نے جنگ پر چھاپے کے بارے میں کہا کہ کوئی ادارہ مقدس گائے نہیں۔ ہر شخص اور ہر ادارے کو ٹیکس دینا ہوگا۔

### 135- افراد کو پی ایچ ڈی

وزیر اعظم نواز شریف نے پنجاب یونیورسٹی کے 109- ویں کنونشن میں 135- افراد کو پی ایچ ڈی کی ڈگریاں دیں۔ تین افراد کو صحافت میں پی ایچ ڈی کی ڈگری دی۔

### 200- رکنی وفد

بھارت کا 200- رکنی امن وفد فروری میں پاکستان آئے گا۔ اس کا مقصد دونوں ملکوں میں پائی جانے والی کشیدگی کو دور کرنا ہے۔ وفد میں سیاست دان، وکلاء، تاجر اور صحافی شامل ہونگے۔

### ایم کیو ایم کے رہنماؤں کو انکار

حکومت سندھ نے متحدہ قومی موومنٹ کے 5- ارکان اسمبلی کو عمرے پر جانے سے روک دیا ان لوگوں کی درخواستیں لے کر متحدہ کی رابطہ کمیٹی کے ڈپٹی کنوینر سینیٹر آفتاب شیخ خود وزیر داخلہ چوہدری شجاعت کے پاس گئے۔ جنہوں نے اجازت دے دی مگر بعد ازاں گورنر سندھ نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

### شریف خاندان کے خلاف مقدمہ

لندن کی ایک عدالت میں شریف خاندان کے خلاف قرضوں کی عدم ادائیگی کے کیس پر جنوری میں سماعت ہوگی۔ شریف فیملی کے وکلاء لندن کی ایک عدالت میں پیش ہوئے اور دفاع کی تیاری کے لئے مہلت طلب کی۔ نصف گھنٹہ دلائل پیش کرنے کے بعد سماعت ملتوی کر دی گئی۔ یہ قرضے وزیر اعظم کے والد میاں محمد شریف اور بھائیوں میاں شہباز شریف اور میاں عباس شریف کے ذمہ واجب الادا ہیں۔

### شہریوں کو انکار کیوں؟

ہائی کورٹ نے سٹیٹ بنک سے پوچھا ہے کہ وزیر اعظم کے وفد کو زرمبادلہ دیا گیا ہے تو شہریوں کو انکار کیوں کیا گیا ہے۔ کیا سٹیٹ بنک کو زرمبادلہ فراہم کرنے کے لامحدود اختیارات حاصل ہیں؟ سٹیٹ بنک کی طرف سے وضاحت پیش کی جائے گی۔

Quality Offset / Screen Printing
Nameplates, Stickers, Monograms, Computer Signs, Hard & Flexible Crystal Labels, Holy Gifts in Metallic Mounts, Giveaways etc. & 3 - D Hologram Stickers for Security.
Multicolour (Pvt) Limited
129-C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph: 759 0106, Fax: (92-42) 759 4111

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر
اور ماحول ربوہ میں • مکانات
• پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و
زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے
آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
15- کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212626 - 212508